انوار شریعت
سنی دار الاشاعت
علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ
فیصل آباد پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

(ہزاروں مسائل کی معلومات کا خزینہ)

جامع الفتاویٰ

حصہ اوّل — تا — ہشتم

از

- افادات مجدد اسلام شاہ احمد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- حجۃ الاسلام حضرت شاہ حامد رضا خانصاحب بریلوی قدس سرہٗ
- صدر الافاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ
- مناظر اسلام حضرت مولانا نظام الدین صاحب ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ

مولانا محمد اسلم علوی قادری رضوی

80/-

الناشر

سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور

بار اول ـــــــــــ سنہ ۱۹۷۰ء ۱۳۹۰ھ
تعداد ـــــــــــ ایک ہزار
ناشر ـــــــــــ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ لائلپور
مطبوعہ ـــــــــــ دین محمدی پریس لاہور
کتابت ـــــــــــ غلام سرور قادری رضوی
قیمت ـــــــــــ سفید کاغذ ۱۲ روپے۔ نیوز پیپر ۱۰ روپے

نماز ان کے پیچھے ادا کرتے تھے۔ اور مناسک حج میں بھی ان کی متابعت فرماتے تھے۔ کتب حدیث میں یہ بھی تصریح ہے کہ جناب امیر نبوارئ ناقہ قطع مسافت کر کے بعجلت تمام حضرت ابوبکر کے پاس جا پہنچے تو آپ نے پوچھا اَمِیْرًا جِئْتَ اَمْ مَامُوْرًا، کیا آپ امیر ہوکر آئے ہیں یا مامور ہوکر۔ آپ نے جواب میں فرمایا (جِئْتُ مَامُوْرًا) میں آپ کے ماتحت مامور ہوکر آیا ہوں۔ خلاصہ یہ کہ امیر الحج کے ذمہ جو چند لاکھ نفوس کے سردار تھے اتنا بڑا کام تھا کہ ان سے اعمالتًا سورۂ برأت کا بیچ ہر خیمہ میں جاکر سنانا مقصود تھا اس لئے اس کام کے لئے علیحدہ شخص مقرر ہونا ضروری تھا چنانچہ جناب امیر نے یہ کام بوجہ احسن پورا کیا اور حضرت ابوبکر نے اپنا کام خوش اسلوبی سے انجام دیا اور یوں حضور علیہ السلام کی نیابت کا پورا پورا حق ادا کیا۔ پھر کتنی بڑی بے انصافی ہے کہ ان ہر دو اصحاب میں سے کسی ایک کی بے قدری کی جائے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین اس مسئلہ میں کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مسلمان سمجھنا چاہیئے یا اس کے برعکس؟

کیونکہ ایک مولوی نظام آباد میں مسمی فضل احمد کہتا ہے کہ وہ مسلمان نہ تھے اور نہ ہی ناجی ہیں۔ کیا اسکا یہ کہنا صحیح ہے اور ایسے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب دو اجر ملے گا۔

السائل خاکسار فضل الٰہی نقشبندی۔ قوم آہنگر۔ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء

جواب:۔ بیشک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین ناجی اور مسلمان تھے۔ اور ملت حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تھے۔ جیسا کہ قرآن مجید و احادیث صحیحہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و علمائے متاخرین رحمہم اللہ کے اقوال سے ثابت ہے۔ وہو ہذا:۔ وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِيْنَ پ۱۹ تفسیر درمنثور میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس کے تحت میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بایں طور حدیث شریف نقل فرماتے ہیں مَازَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَلَّبُ فِي أَصْلَابِ الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى وَلَدَتْهُ أُمُّهُ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اصلاب انبیاء میں پھرتے چلے آئے حتیٰ کہ آپ کو ان کی ماں نے جنا اور نسیم الریاض قاضی عیاض صفحہ ۱۶، سطر ۹ میں بایں طور حدیث مذکور ہے۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مِنْ نَبِيٍّ إِلٰى نَبِيٍّ حَتّٰى أَخْرَجْتُكَ نَبِيًّا یعنی میں تم کو ایک نبی سے دوسرے نبی کی جانب منتقل کرتا رہا۔ اور بخاری شریف میں فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بُعِثْتُ رَسُوْلًا مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ مِنْهُ یعنی میں بنی آدم کے بہترین طبقات سے مبعوث ہوا ہوں قرن بعد دوسرے قرن کے یہاں تک کہ میں اس قرن سے ہوا جس سے ہوا۔ اور مسلم شریف میں ہے کہ فرمایا آپ نے کہ خداوند کریم نے اولاد اسمٰعیل علیہ السلام سے

گفتگو ہے۔ لیکن اس مسئلہ میں سکوت کرنا بہتر ہے۔ اور در مختار میں ہے لَا یُفْتیٰ بِتَکْفِیْرِ مُسْلِمٍ کَانَ فِیْ کُفْرِہٖ خِلَافٌ وَلَوْ رِوَایَۃً ضَعِیْفَۃً یعنی فتویٰ نہ دیا جائے تکفیر پر اوس مسلمان کے حق میں کہ جس کے کفر میں اختلاف ہو۔ اگرچہ دلیل اس کی اسلام کی ضعیف ہو۔ الخ

نقل از سرور المحزون ترجمہ قرۃ العیون صفحہ ۲۳ جلد اول از تصنیف شاہ ولی اللہ اور کتاب ماثبت بالسنۃ وقرۃ العیون صفحہ ۲۷ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وصاحب عیون علامہ حافظ شمس الدین ومشقی بن ناصر الدین کا فیصلہ اس بارہ میں یوں ہے۔ شعر

حَبَی اللّٰہُ النَّبِیَّ مَزِیْدَ فَضْلٍ ۔۔۔ عَلٰی فَضْلٍ وَکَانَ بِہٖ رَؤُفًا

فَاَحْیٰ اُمَّہٗ وَکَذَا اَبَاہُ ۔۔۔ لِاِیْمَانٍ بِہٖ فَضْلًا لَطِیْفًا

فَسَلِّمْ فَالْقَدِیْمُ بِذَا قَدِیْرٌ ۔۔۔ وَاِنْ کَانَ الْحَدِیْثُ بِہٖ ضَعِیْفًا

یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے نبی کو بڑی بزرگی پر بزرگی بخشی اور اللہ ان پر بڑا مہربان ہے۔ پس ان کی ماں اور ایسے ہی ان کے باپ کو زندہ کیا اپنے فضل لطیف سے ان پر ایمان لانے کے واسطے پس مان اس بات کو کہ خدائے قدیم کی ذات قادر ہے اگرچہ اس حدیث میں کلام ہے۔

اور کتاب قرۃ العیون صفحہ ۳۲ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی قاضی ابو بکر مالکی سے سوال کرتا۔ کہ اگر کوئی شخص کہدے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین دوزخ میں ہیں تو اسکے بارے میں کیا حکم ہے۔ تو فرماتے وہ شخص ملعون ہے بحکم آیت شریف اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ الخ یعنی جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو۔ لعنت کی ان پر اللہ تعالےٰ نے دنیا اور آخرت میں۔ اور حدیث شریف میں ہے لَا تُؤْذُوا الْاَحْیَاءَ بِسَبِّ الْاَمْوَاتِ۔ یعنی ایذا نہ دو تم زندوں کو ساتھ بدگوئی مردوں کے۔ پس ان تمام دلائل قاطعہ سے ثابت ہوا کہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آبا و امہات آدم علیہ السلام سے لے کر سب کے سب مسلمان موحد اور آلودگی شرک وکفر وبدکاری سے پاک صاف رہے ہیں۔ کیونکہ مشرک کے حق میں الفاظ طاہر ومختار وغیرہ کبھی استعمال نہیں کئے جاتے۔ بلکہ اس کے حق میں نجس کا کلمہ استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ قرآن شریف اس پر شاہد ہے اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ سورہ توبہ۔ اور یہ بھی ان دلائل سے ثابت ہوا کہ مطلق ایذا سبب لعنت کا ہوتا ہے۔

پس ناظرین انصاف فرمائیں کہ اس اذیت سے اور کونسی اذیت زیادہ ہوگی جو آپ کے والدین کو بے دھڑک کافر اور مشرک اور دوزخی کہدے۔ اور جو بعض لوگ کہتے ہیں۔ کہ فقہ اکبر میں امام صاحب نے فرمایا ہے کہ مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ

تو اسکا جواب صاحب عیون نے صفحہ ۱۳۱ میں یوں لکھا ہے فَقَدْ دُسُّوْسُ عَلَی الْاِمَامِ وَیَدُلُّ عَلَیْہِ اَنَّ النُّسَخَ الْمُعْتَمَدَۃَ مِنْہُ لَیْسَ فِیْھَا شَیْئٌ مِنْ ذٰلِکَ ۔ یعنی جو کہ فقہ اکبر میں ہے۔ کہ والدین آپ کے فوت ہوئے کفر پر۔ بہتان داخل کیا ہے امام پر اور دلالت کرتا ہے اس پر یہ کہ معتبر نسخوں میں فقہ اکبر کے اسکا کچھ نشان نہیں ہے۔ بلکہ یہ مقولہ ہے ابو حنیفہ بن یوسف بخاری کا نہ نعمان بن ثابت کوفی کا ایسا ہی کہا ہے ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں۔ اور اگر بالفرض یہ تسلیم بھی کر لیا جاوے تو اسکے یہ معنے ہوں گے کہ مرے وہ کفر کے زمانہ میں نہ کہ کفر پر۔ اور بعض علماء دین نے کہا کہ ماتا کے قبل ما نافیہ تھا۔ کسی طرح سے ساقط ہو گیا ہے۔ اصلی عبارت یہ تھی۔ مَا مَاتَا عَلَی الْکُفْرِ ۔ چنانچہ ارشاد الغبی صفحہ ۵ ا میں ہے۔ اور بعض علمائے دین کہتے ہیں کہ فقہ اکبر ما ماتا صاحب کی تصنیف نہیں ہے۔ اور جو قائل ہیں اسکا جواب شاہ عبد العزیز نے اپنے فتاویٰ میں دے دیا ہے۔ اور در مختار کا استدلال بھی صحیح نہیں۔ کیونکہ اس میں سوادبی پائی جاتی ہے۔ اور جن حدیثوں سے کچھ عدم اسلام ظاہر ہوتا ہے وہ سب کی سب ضعیف اور متروک ہیں۔ قابل اعتقاد کے نہیں۔ غرضیکہ آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو کافر و مشرک و ناری کہنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے اسلام و موحد ہونے پر بڑے بڑے علمائے دین کے فتویٰ موجود ہیں جن کے اسمائے مبارک یہاں پر مختصراً درج کئے جاتے ہیں۔ وہو ہذا۔

امام ربانی ابن حجر عسقلانی۔ اور امام ہادی کبیر اور امام قرطبی اور خطیب بغدادی اور امام ابن عساکر اور علامہ صلاح الدین صفدی اور حضرت شمس الدین دمشقی۔ اور حضرت محب الدین طبری اور حضرت ابن حجر مکی اور شیخ الہند عبد الحق محدث دہلوی وغیرہ وغیرہ اور جو شخص آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کو مشرک اور ناری کہے۔ اسکے پیچھے نماز ہرگز درست نہیں تاوقتیکہ وہ توبہ اور تعزیر ادا نہ کرے۔ فقط۔ واللہ اعلم بالصواب۔

المجیب

خادم شریعت فقیر نظام الدین ملتانی حنفی قادری عفی اللہ عنہ از خلفائے حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ

سوال :۔ عبد المطلب و ہاشم و عبد المناف کا اصلی نام کیا تھا۔ اور ان کی وجہ تسمیہ کیا تھی؟ جواب دو اجر ملیگا۔

نوٹ :۔ حضرت شیخ کمال الدین شمسی علیہ الرحمت سے کسی شخص نے پوچھا کہ جو شخص نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والدین کے بارے میں کہے کہ وہ دوزخ میں ہیں اس کے لئے آپ کا کیا فیصلہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ ملعون ہے۔ بحکم آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ اور کتاب اشعۃ اللمعات صفحہ ۷۱۵ جلد ۴ میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو علامہ جلال الدین سیوطی پر کہ جس نے کئی رسالے اس بارے میں لکھے کہ حضور کے والدین مسلمان تھے۔ اور خوب رد کیا ملا علی قاری کے فتویٰ کا جس میں تکفیر والدین کا ذکر تھا اور ملا علی قاری کی اس حرکات پر سخت افسوس ہے۔ ۱۲

خادم شریعت محمد نظام الدین عفا اللہ عنہ ملتانی۔ وزیر آباد۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
من یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلنک علیہم حفیظا
سنن ابوداؤد شریف
مصنفہ:
امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ
ترجمہ وتحشیہ:
فاضل شہیر مولینا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری علیہ الرحمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا (القرآن)

جس نے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اطاعت کی تو بیشک اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے بھی آپ کو ان کا نگہبان (ذمہ دار) بنا کر نہیں بھیجا

سُنَنِ ابُوداؤد شریف

(مُترجَم)

جلد سوم

تصنیف

امام ابوداؤد سُلیمان بن اشعث سجستانی قدس سرہ

۲۰۲ھ ——— ۲۷۵ھ

۸۱۷ء ——— ۸۸۹ء

ترجمہ و فوائد

مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری مدظلہ

(مترجم صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، مؤطا امام مالک)

تقسیم کار

فرید بُک سٹال ○ ۳۸ اردو بازار - لاہور ۲ پاکستان

نام کتاب : سننِ ابوداؤد (سوئم)

تصنیف : امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ : مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری قدس سرہٗ العزیز

اہتمام و تزئین : سید اعجاز احمد (بانیٔ ادارہ)

مطبع : رومی پبلیکیشنز اینڈ پرنٹرز، لاہور

اشاعتِ اوّل : ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء

اشاعتِ دوئم : ذوالقعدۃ ۱۴۲۲ھ/فروری ۲۰۰۲ء

ناشر

فرید بُک سٹال (رجسٹرڈ) ۳۸۔ اُردو بازار لاہور

فون نمبر 042-7312173 ، فیکس نمبر 092-042-7224899

ای۔میل نمبر Email:info@faridbookstall.com

ویب سائٹ Visit us at : www.faridbookstall.com

۳۴۔کتاب الدیات

پارہ ــــ ۲۹

۳۵۔کتاب السنۃ

پارہ ــــــ ۳۰

۳۶۔کتاب الادب

۱۲۹۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فِي النَّارِ فَلَمَّا قَفَّى قَالَ إِنَّ أَبِي وَأَبَاكَ فِي النَّارِ۔

ثابت نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک شخص عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! میرا باپ کہاں ہے؟ فرمایا کہ تمہارا باپ جہنّم میں ہے۔ جب وہ لوٹا تو فرمایا کہ میرا باپ اور تمہارا باپ جہنّم میں ہیں۔

ف ۔ اس حدیث سے معلوم ہو رہا ہے کہ صحابۂ کرام کا یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ جانتے ہیں کہ کون جنّت میں جائے گا اور کون جہنم میں۔ صحابی نے یہی عقیدہ رکھتے ہوئے تو اپنے باپ کا ٹھکانا پوچھا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ نہیں کہ میرے متعلق ایسا عقیدہ رکھنے کے باعث تم تو مشرک ہو گئے جیسے آج کل کے شرک فروش کہتے ہیں، بلکہ بتا بھی دیا کہ تمہارا باپ جہنم میں ہے۔ اس کے باوجود جو یہ عقیدہ رکھے کہ حضور کو اپنے اور کسی کے خاتمے کا پتہ نہیں تھا نیز حضور نہیں جانتے تھے کہ دیوار کے پرے کیا ہے (براہینِ قاطعہ) ایسے تمام لوگ سرے سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان ہی نہیں لائے اور ان کی کلمہ گوئی محض رسمی ہے اور ایمان کے بغیر ان کے اعمال و افعال بے جان لاش کی طرح ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے تمام لوگوں کو راہِ ہدایت پر آنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

اس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے باپ کے جہنم میں ہونے کی خبر بھی دی۔ علمائے کرام نے اسکی مختلف تاویلات کی ہیں مثلاً (۱) یہاں باپ سے مراد آپ کے چچا ابو طالب ہیں کیونکہ آپ ان کے زیرِ کفالت بھی رہے اور عرب میں چچا کو باپ کہنا عام تھا۔ بہرحال ہم جبکہ اس سرکار کے غلاموں غلام ہیں تو ہمارے لیے سلامتی کا راستہ یہی ہے کہ علمی سہارے خواہ مضبوط ہیں یا کمزور لیکن ہم اپنے آقائے نامدار، شافع روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدینِ کریمین کو خاتم الحفاظ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) وغیرہ اکابر کی طرح مومن وجنتی کہیں اور اس کے سوا ہرگز دوسرا کلمہ زبان پر نہ لائیں کہ کہیں اُخروی تباہی کا باعث نہ ہو جائے۔ اگر کوئی اختلافِ دلائل کی دلدل میں پھنسا ہوا ہے اور انہیں مومن وجنتی کہنے پر آمادہ نہیں ہو سکتا تو ہرگز انہیں کافر و جہنمی نہ کہے کیونکہ یہ شیوۂ غلامی، تقاضائے محبت اور طریقِ ادب کے سراسر خلاف ہے۔ هٰذَا مَا عِنْدِي وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ تَعَالَى أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

۱۲۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمٰعِيلَ نَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ۔

ثابت نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک شیطان آدمی کے جسم میں خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

۱۲۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ شَرِيكٍ الْهُذَلِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ

احمد بن سعید ہمدانی، ابن وہب، ابن لہیعہ اور عمرو بن حارث اور سعید بن ابوایوب، عطاء بن دینار، حکیم بن شریک ہذلی، یحییٰ بن میمون ربیعہ جرشی، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قدریہ فرقے والوں سے اُٹھ بیٹھ نہ رکھو اور نہ اُن کے تحفے تحائف کا لین دین کرو (یعنی ان سے تعلقات توڑے رکھنا)۔